# مخالف سمت نماز پڑھنے کی صورت میں اعادہ

## کوئی شخص سہواً یا قصداً قبلہ چھوڑ کر دوسری سمت نماز پڑھے، تو کیا درست ہے:

سوال: اگر کوئی شخص قصداً یا سہواً جانب شمال یا جنوب یا مشرق نماز پڑھ لے؛ تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

قصداً جائز نہیں ہے اور اگر سہواً بعد تحری قبلہ، شمال وجنوب کو سمت قبلہ سمجھ کر نماز پڑھی ہے تو جائز ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ۔ ۲۱/۳/۱۳۴۷ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۳/۱)

## لاعلمی میں قبلے کی مخالف سمت میں ادا کی گئی نمازیں:

سوال: شہداد پور میں واقع ایک مسجد جسے پچاس سال بعد شہید کیا گیا ہے، اور اب نئے سرے سے مسجد کی تعمیر نو جاری ہے، اب معلوم ہوا کہ گزشتہ عرصے میں اس کا قبلہ درست نہیں تھا اور باقاعدگی سے باجماعت نماز ہوا کرتی تھی، اور نمازی لاعلمی کی وجہ سے غلط قبلے کی جانب نماز ادا کرتے تھے۔ اب نئی حیثیت سے قبلے کی سمت درست کی گئی ہے۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ پچاس سال تک جو نمازیں غلط قبلے کی سمت پڑھتے رہے، کیا ان کی نمازیں قبول ہو جائیں گی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

اب اس کا قبلہ درست کردیں، اور جو نمازیں پہلے پڑھی گئیں وہ ادا ہوگئیں، ان کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ (۲) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳۴۳/۳-۳۴۴)

---

(۱) ثم الصحيح إذا اشتبهت عليه القبلة فى المفازة فتحرى إلى جهة وصلى إليها ثم تبين أنه أخطأ القبلة تجوز صلاته ولوتعمد لا تجوز، الخ. (المبسوط للسرخسى، باب صلاة المريض: ۲۱٦/۱. انيس)

قال على رضى اللّٰه عنه: قبلة المتحرى جهة قصده. (المبسوط للسرخسى، كتاب التحرى: ۱۹۳/۱۰. المحيط البرهانى، الفصل الحادى والثلاثون فى صلاة المريض: ۱٤۸/۲. تبيين الحقائق، باب شروط الصلاة: ۱۰۱/۱. انيس)

(۲) فعلم أن الانحراف اليسير لايضر، وهوالذى يبقى معه الوجه أوشىء من جوانبه مسامتًا لعين الكعبة ==

## قبلہ معلوم کیے بغیر نماز پڑھ لینے کا حکم:

سوال: ایک شخص نے بدوں تحری نماز ادا کی، نہ کسی سے پوچھا، اپنے طور پر سمجھا کہ سمت قبلہ نماز پڑھتا ہوں، لیکن بعد نماز کے اس کو معلوم ہوا کہ اس نے قبلہ رو نماز نہیں پڑھی ہے، نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ وباللہ التوفیق

اگر اس نے کسی دوسرے سے قبلہ دریافت نہیں کیا، اس وجہ سے کہ وہاں دوسرا موجود نہیں تھا، لیکن خود یہ سوچ کر کہ قبلہ اس طرف ہے، نماز پڑھی ہے، تو نماز ہوگئی۔(۱)

کتبہ العبد نظام الدین الاعظمی عفی عنہ، مفتی دارالعلوم دیوبند۔ ۱۳۸۸/۲/۱۹ھ۔ الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح: محمود عفی عنہ۔ ۱۳۸۸/۲/۲۰ھ۔ (نظام الفتاویٰ، جلد پنجم، جزء اول: ۱۴۱)

## بغیر تحری خلاف قبلہ پڑھی ہوئی نماز، دہرانا ہوگی:

سوال: کسی شخص نے شمال کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی، اور اس کو اس بات کا یقین تھا کہ پچھّم (۲) ادھر ہی ہے، اس لیے تحری نہیں کی، کیونکہ تحری کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جبکہ قبلہ کے مشتبہ ہونے کا علم ہو اور فارغ ہونے کے بعد اسے اپنی خطا کا علم ہوگیا، تو اب اس پر اس نماز کا لوٹانا واجب ہوگا یا نہیں؟

الجو اب ـــــــــــــــــــ حامداً ومصلیاً

ایسی نماز کا لوٹانا ضروری ہے، جیسے اگر کوئی شخص پانی کو پاک سمجھتے ہوئے اس سے نماز پڑھ لے، پھر معلوم ہو کہ وہ پانی یا کپڑا ناپاک تھا، ایسی نماز کا اعادہ لازم ہے۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱۳۹۳/۳/۴ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ ۱۳۹۳/۳/۴ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۲۷)

---

== أو لهوائها، بأن يخرج الخط من الوجه أو من بعض جوانبه ويمر على الكعبة أو هوائها مستقيمًا إلخ. (ردالمحتار: ۱/۴۳۰) باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، انيس)

(۱) قال: (ولو أن المريض إذا صلى إلى غير القبلة متعمداً لاتجوز وإن أخطأ تجوز) معناه إذا اشتبهت عليه القبلة فتحرى إلى جهة وصلى إليها ثم تبين أنه أخطأ القبلة تجوز صلاته وإن تعمد لاتجوز لحديث على رضى الله تعالىٰ عنه أنه قال: قبلة المتحرى جهد قصده. (مبسوط السرخسي، باب صلاة المريض: ۱/۲۱۵. انيس)

(۲) ”پچھّم: مغرب“۔ (فیروز اللغات، ص: ۲۸۱، فیروز سنز، لاہور)

(۳) ”(وإن شرع بلا تحرلم يجز وإن أصاب) لتركه فرض التحرى، ==

## جس جگہ کوئی قبلہ بتانے والا نہ ہو، وہاں غلط پڑھی ہوئی نماز درست ہے:

سوال: ہم ایک تفریح گاہ میں تھے، وہاں مغرب کی اذان ہوگئی، ہم نے قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کی، نہ معلوم ہوسکا، تو اندازے سے نماز پڑھ لی، جب نماز مکمل ہوگئی، تو ایک بیرے نے کہا: آپ نے غلط نماز پڑھی، قبلے کا رخ ادھر ہے۔ معلوم ہوا کہ ہم نے جنوب کی سمت نماز پڑھی، کیا نماز لوٹانی چاہیے؟ صرف فرض یا پوری نماز؟

الجواب

اگر اس وقت وہاں کوئی قبلہ بتانے والا موجود نہیں تھا اور خود سوچ کر نماز پڑھ لی، تو نماز ہوگئی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۴۴/۳)

## کیا نابینا آدمی کو دوسرے سے قبلے کا تعین کروانا ضروری ہے:

سوال: اندھا آدمی اگر قبلے کے بجائے شمال یا جنوب کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے، تو اس کی نماز ہوجائے گی، یا دیکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا رخ موڑ دے، جواب ضرور دیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔

الجواب

نابینا آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسرے سے اپنے قبلہ رخ کی تصحیح کرالیا کرے، اگر اس نے بغیر پوچھے خود ہی کسی جہت کی طرف رخ کرلیا اور وہ جہت قبلہ کی نہیں تھی، تو اس کی نماز نہیں ہوگی اور اگر نماز کے دوران قبلہ رخ سے بہت ہٹ جائے، تو نماز کے اندر ہی اس کو قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۴۳/۳) ☆

---

== إلا إذا علم إصابته بعد فراغه فلايعيد اتفاقاً، بخلاف مخالف جهة تحريه، فإنه يستأنف مطلقاً كمصل علىٰ أنه محدث أو ثوبه نجس أو الوقت لم يدخل فبان بخلافه لم يجز". (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحرى فى القبلة: ۴۳۵/۱-۴۳۶، سعيد)

"وقيد بالتحرى؛ لأن من صلى ممن اشتبهت عليه بلاتحر فعليه الإعادة، إلا إن علم بعد الفراغ أنه أصاب؛ لأن ما افترض لغيره يشترط حصوله لا تحصيله، وإن علم فى الصلاة أنه أصاب يستقبل، خلافًا لأبى يوسف لما ذكرنا... من توضأ بماء أو صلى فى ثوب علىٰ ظن أنه طاهر ثم تبين أنه نجس، حيث يعيد الصلاة، لأنه ترك ما أمر به، وهو الصلاة فى ثوب طاهر وعلىٰ طهارة" (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ۵۰۱/۱-۵۰۲. رشيديه)

(۱) وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله عنها، اجتهد وصلّى فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلّى لايعيدها. (الفتاوىٰ الهندية: ۶۴/۱)

(۲) ومفاده أن الأعمىٰ لايلزمه إمساس المحراب إذا لم يجد من يسأله، وأنه لوترك السوال مع إمكانه وأصاب القبلة جازت صلاته وإلا فلا. (ردالمحتار: ۴۳۴/۱ (كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحرى فى القبلة) ==

## نماز کے اندر قبلہ سے سینہ پھر جانے کا حکم:

سوال: کیا حکم ہے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ! نماز کے اندر عذر سے یا بدوں عذر کس قدر سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملہم الصواب

بیت اللہ سے ۴۵/ درجہ کے اندر انحراف ہو،تو بہر صورت نماز ہو جائے گی، اس سے زیادہ انحراف اگر قصداً کیا تو بہر صورت نماز فاسد ہوگئی، اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ پھر گیا اور تین بار "سبحان ربی الأعلیٰ" کہنے کی مقدار رکا رہا تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

فی مفسدات الصلاة من التنوير: وتحويل صدره عن القبلة بغير عذر.

وفی الشامية عن البحر: والحاصل أن المذهب أنه إذا حول صدره فسدت،وإن كان فی المسجد إذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب آه. وأطلقه فشمل ما لوقل أو كثر،وهذا باختياره، وإلا فإن لبث مقدار ركن فسدت وإلا فلا كما فی شرح المنية من فصل المكروهات. (رد المحتار: ١/٥٨٦)باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،قبيل مطلب فی المشی فی الصلاة)فقط و الله تعالیٰ أعلم

۱۸/ ذی القعدة ۱۳۹۵ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۳/۳۲۰)

---

## ☆ نابینا آدمی قبلہ سے ہٹ کر نماز پڑھ رہا ہو، تو اسے قبلہ رو کر دیا جائے:

سوال: ایک آدمی نابینا ہے اور وہ نماز پڑھنی شروع کرتا ہے اور کوئی آدمی موجود نہیں ہوتا جو اس کو سیدھے کعبہ کی طرف کر دے محض اپنی رائے پر نماز پڑھتا ہے، لیکن حقیقت میں اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا، تو اب اس کو سیدھا کیا جائے، تو استمداد خارجی پائی جاتی ہے، جس سے نماز ٹوٹنے کا خطرہ ہے، ایسے ہی اس کو کہہ بھی نہیں سکتے، تاکہ وہ محض کہنے والے کے کہنے پر بغیر سوچے مڑ کر نماز ختم نہ کر دے، تو اب اس کو سیدھا کیسے کیا جائے۔ نیز یہ عام رواج ہے کہ جب بھی کوئی آدمی ٹیڑھا کھڑا ہو خواہ نابینا ہو، اس کو ہاتھ سے قبلہ رخ کر دیتے ہیں، حالانکہ اس نے نہ کہا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ خود سوچ کر قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، بلکہ اقتداء محض ہوتی ہے، تو کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے یا نہیں؟ اور اگر دوسرا آدمی بغیر کہے ٹھیک کر دے، تو کیا نماز باقی رہے گی یا نہیں؟ اگر سیدھے کرنے سے نماز باقی رہتی ہے، تو اس کا ثبوت کیا ہے اور اگر نماز درست نہیں، تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ اور اگر دوسرا آدمی نمازی کو سیدھا نہ کرے، تو کیا وہ آدمی گنہگار ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــ

صورت مسئولہ میں ایسے نابینا کو جو غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہے، قبلہ رو کر دینا درست ہے، اس سے نماز میں کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔

شامی: ۱/۴۰۳ میں ہے: قال فی شرح المنية: ولو صلی الأعمیٰ ركعة إلیٰ غير القبلة فجاء رجل فسواه إلیٰ القبلة و اقتدیٰ به، إن وجد الأعمیٰ وقت الشروع من يسأله فلم يسأله لم تجز صلاتهما وإلا جازت صلاة الأعمیٰ دون المقتدی، الخ. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة: ١/ ٤٣٤، بيروت. انيس)

نابینا آدمی شہر یا بستی میں جہاں جہت قبلہ مشتبہ ہے، اس قدر منحرف ہو کر نماز پڑھ رہا ہو جو انحراف مفسد صلاۃ ہو، تو اسے سیدھا روبقبلہ کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ اس کی نماز درست نہیں اور انحراف مذکور نہیں تو تسویہ کی حاجت نہیں۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: محمد عبداللہ غفرلہ مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان۔ ۹/۲/۱۳۹۱ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۲/۲۷۴)